آپ کی سفارتی کامیابیوں پر نوٹ لکھیں

تعارف:

حضرت محمد نہ صرف عظیم پیغمبر سالار ہی نہیں تھے بلکہ
تاریخ انسانیت کے سب سے کامیاب سفارت کار بھی تھے
آپ نے طاقت کی بجائے حکمت، مکالمہ اور اخلاق
کے ذریعے ایسی سفارتی کارنامے سرانجام دیے جو حکمت
مکالمہ، اخلاق کے مبنی تھے، جس سے عالمی سیاست کا رخ
بدل دیا۔ جیسے حکمت پر مبنی سفارت، صلح حدیبیہ جو دور اندیشی
کی بہترین مثال ہے، بین الاقوامی سفارتی خطوط جس سے
بادشاہوں نے اسلام قبول کیا، قبائل سے معاہدے کئے
میثاق مدینہ جس میں امن کا قیام کیا اور سب مسلم، غیر مسلم، یہود
کو اکٹھا کیا۔ فتح مکہ اخلاقی سفارت کی معراج کی عمدہ
مثال ہے۔ آپ کا کردار بطور سفارتی ہتھیار ہے
ان سب واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سفارتکاری
اخلاق کے بغیر ادھوری ہے طاقت عارضی ہوتی
ہے، حکمت دائمی ہوتی ہے۔ آپ کی سفارت آج بھی
عالمی امن اور تعلقات کے لیے روشن مثال ہیں۔
نہ صرف یہ بلکہ ہم انسان آپ کی حیات مبارکہ سے
سیکھ کر اپنی زندگیوں کو آسان اور اخلاقی
اصولوں پر مبنی راستے پر چلا سکتا ہے۔ سفارتی
کامیابیوں کا سلسلہ طویل ہے، واقعات بے شمار
ہیں ان میں سے کچھ اہم درج ذیل ہیں :-

Date .... S M T W TH F S

CRYSTAL

1: عہدِ مکی میں سفارتکاری

A: نبوت سے پہلے سفارتکاری

ہمارے پیارے نبی کریمؐ نے نبوت سے پہلے بھی سفارتکاری کی مثلاً حلف الفضول، حجراسود کی تنصیب وغیرہ

1: حلف الفضول: (previous detail)

a) آپؐ مظلوم کے حقوق کے تحفظ کے لیے ثالثی کے طور پر اپنا کردار ادا کیا۔ آپؐ نے نہ صرف حلف میں شامل ہونے کی کوشش کی بلکہ عملی طور پر مظلوم کے حق میں لوگوں کو منظم کیا۔

b) قبائل اور افراد کو متحد کیا

c) طاقت یا دباؤ سے کام نہیں لیے اور اخلاق اور اعتماد کی بنیاد پر فیصلہ کیا

B: آپؐ کی سفارتکاری نبوت کے بعد

2: ہجرت حبشہ / بین الاقوامی سفارتکاری

اس موقع آپؐ نے اسلام کی تعلیمات بیان کی

(Asylum displomacy) مذہبی مکالمہ اخلاقی دلیل اور سیاسی پناہ کی کامیاب سفارتکاری کا عملی نمونہ

use more elaborate and self explanatory headings.....

3: سفر طائف:

مشرکین مکہ کی روز افزوں مخالفت و مزاحمت کی وجہ سے آپؐ نے اپنی تبلیغی مرکز طائف کو بنایا۔ طائف مکہ سے ساٹھ (60) میل کے فاصلہ پر تھا۔ آپؐ حضرت زید بن حارثہؓ اپنے ہمراہ لے کر گئے۔ آپؐ نے طائف کے سرداروں کو اپنے اسلام کی دعوت دی انہوں نے نہ صرف گستاخانہ جواب دیا بلکہ اوباش قسم کے لڑکے آپؐ کے پیچھے لگا دیے۔ انہوں نے آپؐ پر پتھر پھینکے۔ آپؐ کی مبارک ٹانگوں پر زخم بن گئے، خون سے لت پت ہو گئے، حضرت زید کو بھی چوٹیں آ

اگر شہر کے چند آدمیوں نے آپؐ کو اس ایذا رسانی سے نجات دلائی
آپؐ کو اپنی حفاظت میں ایک باغ میں چھوڑ آئے۔ وہاں جبرئیل امین
حاضر ہوئے اور کہا آپؐ حکم دیں تو یہ پہاڑ طائف والوں کے اوپر
گرا دوں ۔ رحمۃ للعالمین نے جواب دیا نہیں مجھے امید ہے کہ انکی
اولاد میں سے اہل ایمان اٹھیں گے لہذا آپؐ بنفس نفیس خود
اسلام بن کر طائف گئے اگرچہ وہاں آپؐ کے پیغام کو قبول نہ کیا
گیا لیکن بعد ازاں عام الوفود میں اہل طائف نے اسلام قبول کیا
وفود بھی سفارتکاری کا ایک اہم ذریعہ تھا۔

4: بیعت عقبہ اولی اور بیعت عقبہ ثانی:

مکہ میں تین سو میل
شمال میں ایک شہر ہے جسکا نام یثرب تھا بعد میں مدینے آئے، آبادی
دو بڑے گروہوں پر مشتمل تھی اوس و خزرج، بنو قینقاع، بنو نضیر، قریظہ
پر مشتمل یہود۔ ایک بت جس کے قریب ایک بلند مقام پر پہاڑی کے
حاجیوں سے ہوئی آپؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسلام
قبول کیا اور مدینہ میں دوسرے لوگوں کو بھی اسلام کی دعوت دے
گئے۔ ان سات مسلمانوں نے مدینہ جا کر اسلام کی دعوت دی۔ اگلے سال
۱۱ نبوی حج کرنے آئے تو 5 مسلمان ساتھ تھے۔ ان بارہ صحابہ کے ساتھ
آپؐ کی ملاقات ہوئی انہوں نے آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کی جس
کو بیعت عقبہ اولی کہتے ہیں۔ جن میں یہ شرائط تھی کہ آپؐ کی فرمانبرداری
کریں گے، شرک سے دور رہیں گے، تہمت نہیں لگائیں گے وغیرہ۔ پھر
آپؐ نے حضرت مصعبؓ اور حضرت ام مکتوم کو ہمراہ بھیجا تاکہ مدینے میں
قرآن مجید کی تعلیم اور اسلام کی دعوت دیں۔ تو حضرت مصعبؓ کی
تلاوت کی وجہ سے حضرت سعد بن معاذ اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہ
نے اسلام قبول کیا۔ ۱۲ نبوی کو حضرت مصعبؓ کے ساتھ ۷۲ مرد و خواتین
آئی اور بیعت کی جسے بیعت عقبہ ثانی کہا گیا۔ اور آپؐ کو مدینہ میں
تبلیغ کی دعوت دی۔ اس موقع پر ایک انصار کے سوال کے جواب پر

آپ ﷺ نے فرمایا تم نے جس سے صلح کی میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم نے جنگ کی اس سے جنگ کروں گا۔ اسی لیے بیعت عقبہ ثانیہ کو بیعت العرب یعنی جنگ کی بیعت بھی کہا جاتا ہے یوں اس سفارتکاری کے ذریعے مدینے والوں کو اپنا ہم پلہ بنایا۔

2: مدینے میں سفارتکاری

جب آپ ﷺ نے مدینہ میں ریاست بنائی تو وہاں چار طرح کی آبادی تھی

یہود: جن کو دکھ تھا کہ بنو اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل سے نبی کیوں مبعوث

مہاجرین: جو ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ گئے تھے

منافقین: جن کا سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔

انصار: مقامی مسلمان جو اوس اور خزرج قبیلے سے تھے

ان تمام حالات اور مشکلات میں آپ ﷺ نے بطور منتظم، بطور معلم بطور سفیر اپنی صلاحیتوں اور حکمت سے میثاق قائم کر دی۔

میثاق مدینہ: / آئینی سفارتکاری (previous)

مدینے میں چار طرح کی آبادی تھی جو مزید بھی تقسیم تھے ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے تھے جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں

1: میثاق مدینہ میں امن کا قیام
2: اسلامی ریاست کا قیام
3: مدینے کا مشترکہ دفاع
4: مدینے کو حرم اور دارالخلافہ تسلیم
5: عدل و انصاف کو یقینی بنانا
6: معاشرے کے اندر باہمی وجود
7: مسلم قوم کی منفرد حیثیت کو قبول کرنا

6: صلح حدیبیہ ــــ حکمت اور صبر کی سفارتکاری

6: صلح حدیبیہ: 6 ہجری میں آپ ﷺ 1400 اصحاب کے ساتھ عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، عمرے کا ارادہ تھا اسلحہ ساتھ نہ لیا تھا ذوالحلیفہ کے مقام پر احرام باندھا آپ ﷺ کو دشمن کے حملے کی اطلاع ملی تو اسلحہ مدینے سے منگوا لیا پھر حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا حدیبیہ کنویں کا نام ہے اسی لیے اس کو

Date ....

S M T W TH F S

صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے، یہ مکہ سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ہے۔ مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ اس مقام پر معلوم ہوا کہ قریش آپ ﷺ کو مکہ نہیں جانے دے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمارا مقصد جنگ نہیں ہے آپ ﷺ نے اپنا سفیر (مسعود ثقفی کو بنا کر بھیجا تھا)

صلح حدیبیہ میں آپ ﷺ نے جن شرائط کو مانا تھا ظاہر مسلمانوں کے خلاف تھی لیکن یہ فتح مبین ثابت ہوا اس طرح آپ ﷺ کی یہ سفارتی کارانہ سرگرمی کامیاب ٹھہری جس کے دور رس اثرات درج ذیل ہیں

1: قریش نے امت مسلمہ کا وجود تسلیم کیا

2: مسلمانوں کو آئندہ سال عمرہ کرنے کی اجازت مل گئی

3: قبائل عرب کی مخالفت کا خاتمہ ہوا

4: فتوحات کا سلسلہ بڑھ گیا

5: جزیرۃ العرب میں امن و امان قائم ہو گیا۔

6: بیرونی حکمرانوں کو دعوت اسلام دینا شروع کر دیا

7: خالد بن ولید، عمرو بن العاص نے اسلام قبول کیا

8: مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ ہو گیا۔

یہ سب بطور سفیر آپ ﷺ کی بہت بڑی کامیابی تھا۔ کیونکہ اس کے بعد اسلام بہت زیادہ پھیلا۔

7: سفارتی خطوط: عالمی سطح پر رابطہ

حضرت محمد ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو خطوط ارسال کیے جیسے

قیصر روم

کسریٰ ایران

نجاشی حبشہ

مقوقس مصر

ان خطوط میں احترام، منصف، مختصر مگر جامع پیغام

دعوت اور سیاسی وقار صاف نظر آتا ہے۔ یہ ریاست مدینہ کو عالمی سطح پر متعارف کروانے کی شعوری کوشش تھی

8: فتح مکہ: مصالحت اور عفو کی سفارتکاری:

فتح مکہ پر آپ مکمل طاقت رکھتے تھے، جنہیں مکہ والوں نے ظلم و ستم کر کے مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا بعد میں مکہ میں آنے پر پابندی لگائی۔ مکہ فتح کر لینے کے بعد آپ چاہتے تو انتقام لے سکتے تھے لیکن آپ نے عفو عام کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا: "آج تم پر کوئی گرفت نہیں" یہ مصالحتی سفارتکاری، اخلاقی برتری کا اعلیٰ ترین مظاہرہ ہے۔ صلح پسندی جو کہ سفیر کی خصوصیت ہونی چاہیے تاکہ اپنا موقف صحیح طریقے سے بیان کر سکیں۔

9: خطبہ حجۃ الوداع: عالمی اخلاقی اور سفارتی منشور

آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تمام موضوع کے متعلق بات کی جیسے مساوات، عدل و انصاف، سود کا خاتمہ، تقویٰ، عورتوں کے، مردوں، غلاموں، بچوں کے حقوق، جان و مال کا تحفظ وغیرہ ان تمام معاملات میں انسان کو مکمل راہنمائی دی۔ بطور سفارتی اور اخلاقی منشور کے طور پر اگر اس کو لیا جائے تو ہمارے پیارے نبی ﷺ بطور سفیر اس منشور کو اگر مان لیے جائے تو امن و امان قائم کرنا آسان ہو جائے

add and highlight references against these arguments......

Scanned with OKEN Scanner

Date ....
S M T W TH F S

10: جنگ میں سفارتکاری:

آپ ﷺ جنگ سے پہلے، جنگ کے دوران اور بعد میں بھی سفارتکاری کرتے تھے۔

i) اطلاعات اور دشمن کی طاقت کا جائزہ لینا جنگ سے پہلے آپ ﷺ کی حکمت عملی اور طاقت کا اندازہ کے کسطرح حملہ کریں۔

ii) بطور سفیر اگر معاہدے کے ذریعے حل ممکن ہو تو آپ ﷺ اسکو ترجیح دیتے تھے۔

iii) آپ ﷺ جنگ کے دوران روحانی خدمات صبر اور توکل کی تلقین کی۔

iv) بطور سفیر جو بھی غیر عرب، غیر مسلم ہوتے تھے اصولوں کو مد نظر رکھے ہوئے جیسے بوڑھوں بچوں اور عورتوں کو نقصان نہ پہنچانا، سبزے کو تباہ نہ کرنا یہ بطور سفیر ایک بہترین حکمت عملی تھی۔

حاصل کلام:

آپ ﷺ نے بطور سفیر اخلاق، صبر، توکل کو اپنا بنیادی اصول بنایا۔ اسلام کے پھیلاؤ میں آپ ﷺ کی سفارتکاری کا اہم کردار ہے۔ آج کے دور میں اگر سفارتکاری کرنا ہو تو چاہیے امن سازی ہو، بین الاقوامی ہم آہنگی ہو، مذہبی، عفو، اخلاقی اور سفارتی منشور غرض جو بھی پہلو ہو آپ ﷺ کی زندگی بطور نمونہ ایک انسان کو رہنمائی فرما رہی ہے۔ جہاں ایک طرف سفارتکاری کی وہی دوسری طرف اسلامی اصولوں سے بہت سے لوگوں کو متاثر کیا جس سے اسلام قبول کیا اور غرض زندگی کے ہر شعبے میں یہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی زندگی کو نمونہ رکھ کر ہر کام اس کے مطابق کریں۔